نماز کی سنن کی تفصیل

نماز کی سنن کی تفصیل

(1) تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا۔۔۔سنت مؤکدہ چنانچہ جدالممتار میں ہے:"لا یترک رفع الیدین عندالتکبیر لانہ سنۃ مؤکدۃ"
(جدالممتار، جلد 3، ص 177، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(2) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ عالمگیری میں ہے:"وفرج بین اصابعہ ولا یندب الی التفریج الا فی ھذہ الحالۃ ولا الی الضم الا فی حالۃ السجود وفیما **وراء ذلک یترک علی العادۃ**"
(فتاوی عالمگیری، جلد 1، ص 82، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

(3) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اس کا ترک مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ النتف فی الفتاوی میں اسے آداب میں شمار کیا گیا ہے:"اداب الصلوٰۃ۔۔۔اقبال الرجلین واقبال الاصابع الی القبلۃ"
(النتف فی الفتاوی، جلد 1، ص 65، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

عالمگیری میں ہے:"یکرہ ان یحرف اصابع یدیہ اورجلیہ عن القبلۃ فی السجود وغیرہ"
(فتاوی عالمگیری، جلد 1، ص 120، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

صدر الشریعہ نے اسے مکروہات تنزیہیہ میں شمار فرمایا ہے۔ (بہار شریعت، جلد 1، ص 635، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(4) بوقتِ تکبیر سر نہ جھکانا۔۔۔اس کی صراحت نہیں ملی۔

(5) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا یونہی

(6) تکبیر قنوت و

(7) تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔۔تکبیر قنوت اور تکبیرات عیدین کے لیے ہاتھ اٹھانا سنت مؤکدہ ہے چنانچہ درمختار میں ہے:"ولا یسن مؤکدا رفع یدیہ الا فی سبع مواطن۔۔۔ثلاثۃ فی الصلاۃ تکبیرۃ الافتتاح وقنوت وعید"
(درمختار مع ردالمحتار، جلد 2، ص 262.63، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ)

تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھانا سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ النتف فی الفتاوی میں ہے:"اداب الصلوٰۃ۔۔۔رفع الیدین بحذاء شحمتی الاذنین"
(النتف فی الفتاوی، جلد 1، ص 65، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(8) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور

(9) سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور

(10) سلام کہنا۔ یہ تینوں سنت مؤکدہ ہیں کہ تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا سنت مؤکدہ ہے اور صاحب تبیین الحقائق نے ان کو بھی اسی درجے میں رکھ کر اکٹھا ذکر کیا ہے:

تبیین الحقائق میں ہے:"جھر الامام بالتکبیر لحاجتہ الی اعلام بالدخول والانتقال ولھذا سن رفع الیدین ایضاً"
(تبیین الحقائق، جلد 1، ص 107، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ)

(11) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت وخنثیٰ بائیں ہتھیلی ۔۔۔ چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔۔۔مرد کا ناف کے

نماز کی سنن کی تفصیل

نیچےاس انداز میں ہاتھ باندھنا سنت غیر مؤکدہ ہے کہ النتف فی الفتاوی میں اسے آداب میں شمار کیا گیا ہے چنانچہ النتف میں ہے:اما الاداب ۔۔ ۔وضع الیمین علی الشمال تحت السرۃ فی حال القیام'' (النتف فی الفتاوی،جلد1،ص65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(12) ثنا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے النتف فی الفتاوی میں اسے مستحبات میں شمار کیا ہے چنانچہ النتف کے میں ہے:''الفضائل فی الصلوٰۃ ۔۔ ۔الثناء علی اللہ'' (النتف فی الفتاوی،جلد1،ص65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(13) تعوذ۔۔۔سنت مؤکدہ ہے چنانچہ بنایہ میں علامہ عینی اس کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:''ان السلف اجمعوا علی انہ سنۃ مؤکدۃ'' (البنایہ فی شرح الہدایہ،جلد2،ص216،مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

(14) تسمیہ۔۔۔اس کی صراحت نہیں ملی۔

(15) آمین کہنا۔۔۔اس کی صراحت نہیں ملی۔

(16) ان سب کا آہستہ ہونا۔ان کا آہستہ کہنا سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اونچی آواز سے کہنا مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ غنیۃ میں ہے:''یکرہ للمصلی ایضاً ان یجھر بالتسمیۃ والتأمین وکذا بالثناء والتعوذ'' (غنیۃ،ص352)

صدرالشریعہ نماز کے مکروہات تنزیہیہ بیان کرتے ہوئے ان افعال کے بارے میں فرماتے ہیں:بسم اللہ وتعوذ وثنا اور آمین زور سے کہنا۔۔ ۔مکروہ ہے۔ (بہار شریعت،جلد1،ص633،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(17) پہلے ثنا پڑھے

(18) پھر تعوذ

(19) پھر تسمیہ

(20) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے،وقفہ نہ کرے۔۔۔تینوں کو ترتیب سے اور پے در پے پڑھنا سنت غیر مؤکدہ ہیں چنانچہ عالمگیری میں ہے:''یکرہ الجھر بالتسمیۃ والتأمین واتمام القرأۃ فی الرکوع والاذکار بعد تمام الانتقال''

(فتاوی عالمگیری،جلد1،ص119،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

صدرالشریعہ نماز کے مکروہات تنزیہیہ بیان کرتے ہوئے ان افعال کے بارے میں فرماتے ہیں:اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت،جلد1،ص633،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(21) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں،وہ سب نفل کے لیے ہیں۔

(22) عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھے لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔صراحت نہیں ملی۔

(23) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا رکوع میں تین تسبیحات کہنا سنت غیر مؤکدہ ہے کیونکہ ان کا ترک مکروہ تنزیہی ہے جو سنت غیر مؤکدہ کا مقابل ہے۔چنانچہ درمختار میں نماز کی سنتوں کے بیان میں ہے:''والتسبیح فیہ ثلاثا''ترجمہ:اور رکوع وسجود میں تین تسبیحات کہنا سنت ہے۔

تین تسبیحات سے کم کرنا مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ ثلاثا کے تحت ردالمحتار میں ہے:''(ثلاثا) فلو ترکہ اونقصہ کرہ تنزیھا''ترجمہ:اگر نمازی نے (رکوع وسجود کی) تسبیحات ترک کیں یا تین سے کم کہیں تو مکروہ تنزیہی ہے۔'' (ردالمحتار علی الدرالمختار،جلد2،ص211،مطبوعہ مکتبہ حقانیہ)

(24) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اس کا ترک مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ عالمگیری میں ہے:''یکرہ ان لا یضع یدیہ علی الرکبتین فی الرکوع اوعلی الارض فی السجود من غیر عذر'' (فتاوی عالمگیری،جلد1،ص120،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

نماز کی سنن کی تفصیل

صدرالشریعہ نے اسے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ (بہارشریعت،جلد 1،ص 634،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(25) انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ النتف فی الفتاوی میں ہے:"اٰداب الصلوٰۃ۔۔۔افتتاح الاصابع علی الرکبتین فی الرکوع۔" (النتف فی الفتاوی،جلد 1،ص 65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

عالمگیری میں ہے:"وفرج بین اصابعه ولا یندب الی التفریج الا فی ھذہ الحالة ولا الی الضم الا فی حالة السجود وفیما وراء ذلك یترك علی العادۃ" (فتاوی عالمگیری،جلد 1،ص 82،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

(26) عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا۔

(27) انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے۔۔۔مرد کے لیے انگلیاں کھلی رکھنا سنت غیر مؤکدہ ہے اس پر قیاس کریں نیز عورت کے سجدے کے طریقے کے غیر مؤکدہ ہونے کو دیکھیں تو عورت کا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا سنت غیر مؤکدہ ہے لیکن اس کی کہیں صراحت نہیں ملی۔

(28) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کرلیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔۔۔صراحت نہیں ملی۔

(29) رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے کہ یہ تکبیر رکوع وسجود کی تسبیحات کے درجے میں ہیں اور تسبیحات سنت غیر مؤکدہ ہیں چنانچہ المبسوط للشیبانی میں ہے:"تکبیر الرکوع والسجود بمنزلة التسبیح فی الرکوع والسجود"

(المبسوط للشیبانی،جلد 1،ص 225،مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

(30) ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی "ر" کو جزم پڑھے۔صراحت نہیں ملی۔

(31) رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اس کا ترک مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ منیۃ المصلی میں ہے:"یکرہ ان یرفع راسه او ینکسه فی الرکوع" (منیۃ المصلی ص 140،مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

اور بہارشریعت میں صدرالشریعہ رحمہ اللہ نے اس مکروہ کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ (بہارشریعت،جلد 1،ص 633،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(32) عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کردے۔سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے اور جس طریقے میں ستر زیادہ ہو عورت کے لیے اسے اختیار کرنا بہتر ہے چنانچہ مبسوط میں ہے:"مبنی حالها علی الستر **فما یکون استر لها فھو اولی** لقوله صلی الله علیه وسلم المرأۃ عورۃ مستورۃ" ترجمہ:عورت میں اصل ستر ہے سو جس طریقہ میں اس کے لیے ستر زیادہ ہے وہ زیادہ بہتر ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے سبب کہ عورت مستورہ یعنی چھپائی جانے والی چیز ہے۔

(المبسوط،جلد 1،ص 110،مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

(33) رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔۔۔صراحت نہیں ملی۔

(34) سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کی ہ کو ساکن پڑھے، اس پر حرکت ظاہر نہ کرے، نہ دال کو بڑھائے۔۔۔صراحت نہیں ملی

(35) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا اور

(36) مقتدی کے لیے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنا اور

(37) منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔۔۔صراحت نہیں ملی۔

(38) سجدہ کے لیے اور

نماز کی سنن کی تفصیل

(39) سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے کہ یہ تکبیر رکوع وسجود کی تسبیحات کے درجے میں ہیں اور تسبیحات سنت غیر مؤکدہ ہیں چنانچہ المبسوط للشیبانی میں ہے:"تکبیر الرکوع والسجود بمنزلة التسبیح فی الرکوع والسجود"
(المبسوط للشیبانی،جلد 1،ص 225،مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

(40) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا رکوع وسجود میں تین تسبیحات کہنا سنت غیر مؤکدہ ہے کیونکہ ان کا ترک مکروہ تنزیہی ہے جو سنت غیر مؤکدہ کا مقابل ہے۔چنانچہ درمختار میں نماز کی سنتوں کے بیان میں ہے:"والتسبیح فیه ثلاثا"ترجمہ:اور رکوع وسجود میں تین تسبیحات کہنا سنت ہے۔

تین تسبیحات سے کم کرنا مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ ثلاثا کے تحت ردالمحتار میں ہے:"(ثلاثا) فلو ترکه اونقصه کره تنزیها"ترجمہ:اگر نمازی نے (رکوع وسجود کی) تسبیحات ترک کیں یا تین سے کم کہیں تو مکروہ تنزیہی ہے۔" (ردالمحتار علی الدر المختار،جلد 2،ص 211،مطبوعہ مکتبہ حقانیہ)

(41) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اس کا ترک مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ عالمگیری میں ہے:"یکره ان لا یضع یدیه علی الرکبتین فی الرکوع اوعلی الارض فی السجود من غیر عذر" (فتاوی عالمگیری،جلد 1،ص 120،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)
صدرالشریعہ نے اسے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ (بہار شریعت،جلد 1،ص 634،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(42) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر

(43) ہاتھ پھر

(44) ناک پھر

(45) پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی

(46) پہلے پیشانی اٹھائے پھر

(47) ناک پھر

(48) ہاتھ پھر

(49) گھٹنے۔سجدہ میں یہ ترتیب سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اس کے ترک کو فقہاء نے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے چنانچہ النتف میں ہے:"اداب الصلوۃ۔۔۔وضع الرکبتین علی الارض قبل الیدین والیدین قبل الجبهة والجبهة قبل الانف"
(النتف فی الفتاوی،جلد 1،ص 65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

اس ترتیب کا ترک مکروہ ہے چنانچہ منیہ میں ہے:"یکره وضع الید علی الارض قبل الرکبة اذا سجد ورفعها قبلها اذا قام" (منیہ،ص 138،مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

صدرالشریعہ رحمہ اللہ نے اس مکروہ کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔(بہار شریعت،جلد 1،ص 633)

(50) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ النتف فی الفتاوی میں ہے:"اداب الصلوۃ۔۔۔فتح الابط فی السجود والرکوع" (النتف فی الفتاوی،جلد 1،ص 65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(51) اور پیٹ رانوں سے۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اس کا ترک مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ عالمگیری میں ہے:"یکره۔۔۔الصاق البطن بالفخذین" (فتاوی عالمگیری،جلد 1،ص 120،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

نماز کی سنن کی تفصیل

صدرالشریعہ رحمہ اللہ نے اسے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد 1، ص 636، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

النتف فی الفتاوی میں ہے: "اداب الصلوٰۃ۔۔۔رفع البطن عن الفخذین فی السجود"

(النتف فی الفتاوی، جلد 1، ص 65، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(52) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ النتف فی الفتاوی میں ہے: "اداب الصلوٰۃ۔۔۔رفع الذراعین من الارض فی السجود" (النتف فی الفتاوی، جلد 1، ص 65، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(53) حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "سجدہ میں اعتدال کرے اور کُتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے۔ سجدہ میں اعتدال سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ النتف فی الفتاوی میں ہے: "اداب الصلوٰۃ۔۔۔الاعتدال فی السجود" (النتف فی الفتاوی، جلد 1، ص 65، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(54) عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے۔

(55) اور پیٹ ران سے۔

(56) اور ران پنڈلیوں سے،۔

(57) اور پنڈلیاں زمین سے۔۔۔عورت کے لیے یہ تمام امور سنت غیر مؤکدہ ہیں کہ ان کا بجالانا بہتر ہے چنانچہ مبسوط میں ہے "اما المرأۃ فتحتفز وتنضم وتلصق بطنها بفخذیها وعضدیها بجنبیها هکذا عن علی رضی الله عنه فی بیان السنة فی سجود النساء ولان مبنی حالها علی الستر فما یکون استر لها فهو اولی لقوله صلی الله علیه وسلم المرأة عورة مستورة" ترجمہ: عورت سجدہ میں اپنے جسم کو سمیٹے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے ملائے اور بازوؤں کو پہلوؤں سے ملائے اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عورتوں کے سجدہ کے طریقہ میں مروی ہے اور اس لیے کہ عورت میں اصل ستر ہے سو جس طریقہ میں اس کے لیے ستر زیادہ ہے وہ زیادہ بہتر ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے سبب کہ عورت مستورہ یعنی چھپائی جانے والی چیز ہے۔ (المبسوط، جلد 1، ص 110، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

(58) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے۔ (ردالمحتار)

(59) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا۔ سجدوں کے درمیان اس انداز میں بیٹھنا سنت غیر مؤکدہ ہے کہ بلا عذر چار زانو بیٹھنے کو فقہاء نے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے چنانچہ درمختار میں ہے: "کره التربع تنزیها لترک الجلسة المسنونة"

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 2، ص 498، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ)

(60) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔۔۔یہ دونوں سنت غیر مؤکدہ ہیں چنانچہ النتف فی الفتاوی میں ہے: "اداب الصلوٰۃ۔۔۔وضع الیمنی علی الفخذ الیمین ووضع الیسری علی الفخذ الیسری" (النتف فی الفتاوی، جلد 1، ص 65، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(61) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رُو ہونا۔ سنت غیر مؤکدہ ہے کہ اس کا ترک مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ عالمگیری میں ہے: "یکره ان یحرف اصابع یدیه اورجلیه عن القبلة فی السجود وغیره" (فتاوی عالمگیری، جلد 1، ص 120، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

صدرالشریعہ نے اسے مکروہات تنزیہیہ میں شمار فرمایا ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد 1، ص 635، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

النتف فی الفتاو میں اسے آداب میں شمار کیا گیا ہے: "اداب الصلوٰۃ اقبال الرجلین واقبال الاصابع الی القبلة"

(النتف فی الفتاوی، جلد 1، ص 65، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

نماز کی سنن کی تفصیل

(62) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔عالمگیری میں ہے:"وفرج بین اصابعه ولا یندب الی التفریج الا فی ھٰذہ الحالة ولا الی الضم الا فی حالة السجود وفیما وراء ذٰلك یترك علی العادة" (فتاوی عالمگیری،جلد 1،ص 82،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

(63) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سُنت ۔۔۔صراحت نہیں ملی۔

(64) جب دونوں سجدے کرلے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل،

(65) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھے، یہ سُنت ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھا جب بھی حرج نہیں۔۔یہ دونوں سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ درمختار میں ہے:"یکبر للنھوض علی صدور قدمیه بلا اعتماد وقعود استراحة ولو فعل لا بأس"

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:"قال فی الحلیة:والاشبه انه سنة او مستحب عند عدم العذر فیکرہ فعله تنزیھا لمن لیس له عذر" (ردالمحتار علی الدرالمختار،جلد 2،ص 262،مطبوعہ مکتبہ حقانیہ)

(66) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر،

(68) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا۔۔۔یہ دونوں سنت غیر مؤکدہ ہے النتف فی الفتاوی میں ہے:"اٰداب الصلوٰة۔۔۔ بسط الرجل الیسری والجلوس علیھا فی التشھد" (النتف فی الفتاوی،جلد 1،ص 65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(69) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا،۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے النتف فی الفتاوی میں ہے:"اٰداب الصلوٰة۔۔۔ انتصاب الرجل الیمنی" (النتف فی الفتاوی،جلد 1،ص 65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(70) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے۔نماز میں اس انداز میں بیٹھنا سنت غیر مؤکدہ ہے کہ بلا عذر چارزانو بیٹھنے کو فقہاء نے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے چنانچہ درمختار میں ہے:"کرہ التربع تنزیھا لترك الجلسة المسنونة"(درمختار مع ردالمحتار،جلد 2،ص 498)

(71) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے،

(72) اور بائیں سرین پر بیٹھے۔۔۔عورت کا اس طرح بیٹھنا سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ امام ابن ابی شیبہ اپنی مصنف میں روایت نقل فرماتے ہیں:"عن ابن جریج قال قلت لعطاء تجلس المرأة فی مثنا علی شقھا الایسر قال نعم قلت ھو احب الیك من الایمن قال نعم قال تجتمع جالسة ما استطاعت۔"ترجمہ:حضرت جریج رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عطاء سے کہا کہ کیا عورت اپنی زانوں کے الٹی جانب بیٹھ جائے فرمایا:ہاں، میں نے کہا کہ کیا وہ آپ کے نزدیک سیدھی طرف سے زیادہ پسندیدہ ہے فرمایا ہاں،پھر فرمایا کہ وہ جس قدر ہو سکے سمٹ کر بیٹھے۔

مزید نقل فرماتے ہیں:"عن شعبة قال سالت حمادا عن قعود المرأة فی الصلاة قال تقعد کیف شاءت۔"ترجمہ:شعبہ کہتے ہیں:میں نے حضرت حماد سے عورت کے قعدہ کرنے سے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا جیسے آسانی ہو اس طرح بیٹھ جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج اول ص 303,304،مکتبہ امدادیہ،ملتان)

(73) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا،

(74) اور بایاں بائیں پر،۔۔۔یہ دونوں سنت غیر مؤکدہ ہیں چنانچہ النتف فی الفتاوی میں ہے:"اٰداب الصلوٰة۔۔۔ وضع الیمنی علی الفخذ الیمین ووضع الیسری علی الفخذ الیسری" (النتف فی الفتاوی جلد 1،ص 65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

نماز کی سنن کی تفصیل

(75) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، عالمگیری میں ہے: "وفرج بین اصابعہ ولا یندب الی التفریج الا فی ھذہ الحالۃ ولا الیالضم الا فی حالۃ السجود وفیما وراء ذلک یترک علی العادۃ"
(فتاوی عالمگیری، جلد 1 ص 82، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

(76) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے۔

(77) شہادت پر اشارہ کرنا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ علامہ علاء الدین حصکفی فرماتے ہیں: "فی العینی عن التحفۃ الأصح أنھا مستحبۃ وفی المحیط سنۃ "ترجمہ: عینی میں تحفہ کے حوالے سے منقول ہے کہ صحیح قول یہ ہے کہ اشارہ کرنا مستحب ہے اور محیط میں ہے کہ یہ سنت ہے۔
(درمختار مع ردالمحتار، ج 2، ص 268)

اس کے تحت علامہ شامی بیان فرماتے ہیں: "یمکن التوفیق بأنھا غیر مؤکدۃ "ترجمہ: ان دونوں قولوں میں اس طرح تطبیق ممکن ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا سنت غیر مؤکدہ ہے۔
(ردالمحتار مع درمختار، ج 2 ص 268، مطبوعہ، مکتبہ حقانیہ)

(78) قعدہ اُولی کے بعد تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اُٹھے، بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر، ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ عالمگیری میں ہے: "لا بأس بان یعتمد علی الارض کذا فی الزاھدی"
(عالمگیری، جلد 1 ص 84، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

لا بأس کا استعمال مکروہ تنزیہی میں ہوتا ہے جو سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے چنانچہ جدالممتار میں ہے: "ولا بأس فی المکروہ تنزیھا "ترجمہ: "لا بأس" کا استعمال مکروہ تنزیہی میں ہوتا ہے۔
(جدالممتار، جلد 6، ص 460، مکتبۃ المدینہ)

(79) بعد تشہد دوسرے قعدہ میں دُرود شریف پڑھنا اور افضل وہ دُرود ہے، جو پہلے مذکور ہوا۔۔۔درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے چنانچہ عالمگیری میں ہے: "سننھا۔۔۔الصلاۃ علی النبی"
(فتاوی عالمگیری، جلد 1 ص 80، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نماز میں درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔"
(فتاوی امجدیہ، جلد 1، ص 75)

(80) اور نوافل کے قعدہ اُولیٰ میں بھی مسنون ہے۔ درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نماز میں درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔"
(فتاوی امجدیہ، جلد 1، ص 75)

(81) دُرود کے بعد دُعا پڑھنا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے النتف فی الفتاوی میں اسے مستحبات میں شمار کیا گیا ہے چنانچہ النتف میں نماز کے مستحبات میں ہے: "الخامس الدعاء لنفسہ وللمؤمنین"
(النتف فی الفتاوی، جلد 1 ص 66، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(82) دُعا عربی زبان میں پڑھے، غیر عربی میں مکروہ ہے۔ عربی میں دعا سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ ردالمحتار میں ہے: "ان الدعاء بغیر العربیۃ خلاف الاولی وان الکراھۃ فیہ تنزیھیۃ"
(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد 2 ص 285، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ)

(83) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔۔۔سنت غیر مؤکدہ ہے چنانچہ النتف فی الفتاوی میں ہے: "آداب الصلوۃ۔۔۔علی القوم ان یتابعوا الامام من اول الصلوۃ الی اٰخرھا"
(النتف فی الفتاوی، جلد 1، ص 66، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(84) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ دو بار کہنا۔۔۔یہ الفاظ کہنا سنت مؤکدہ ہے کہ اس کا ترک اساءت ہے چنانچہ مراقی الفلاح میں ہے: "فان نقص فقال السلام علیکم او سلام علیکم اساء بترک السنۃ" (مراقی مع الطحطاوی، ص 274، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

(85) پہلے داہنی طرف پھر

نماز کی سنن کی تفصیل

(86) بائیں طرف۔سلام میں یہ ترتیب سنت غیر مؤکدہ ہے۔یبدأ بالتسلیم عن الیمین لما روینا من الاحادیث ولان الیمین فضلا علی الشمال فکانت البدایة بھا اولیٰ۔(بدائع الصنائع،جلد 1،ص 502،مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

النتف فی الفتاوی میں ہے:"آداب الصلوٰۃ۔۔۔اعتراض الوجه الی الیمین والشمال عندالتسلیم"

(النتف فی الفتاوی،جلد 1،ص 65،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

(87) سُنّت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔سنت مؤکدہ ہے:یجھر بالتسلیم ان کان اماما لان التسلیم للخروج من الصلوٰۃ فلا بد من الاعلام۔ (بدائع الصنائع،جلد 1،ص 502،مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

(88) مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔۔سنت غیر مؤکدہ:"والتسلیمة الثانیة اخفض من الاولیٰ وھوالاحسن"

(تبیین الحقائق،جلد 1،ص 126،مطبوعہ مکتبہ امدادیہ)

(89) سلام کے بعد سُنّت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور دہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونھ کرکے بیٹھ سکتا ہے،جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو،اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔۔۔سنت غیر مؤکدہ چنانچہ نورالایضاح پھر مراقی الفلاح میں ہے:"یستحب للامام بعد سلامه ان یتحول۔۔۔لدفع الاشتباہ نظنه فی الفرض فیقتدی به"

(نورالایضاح مع مراقی الفلاح،ص 313،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

تحقیق:علامہ وسیم عطاری المدنی